روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 19مارچ 2011ء 13ربیع الثانی 1432 ہجری 19/امان 1390ہش جلد 61-96 نمبر65

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس نور کی مثال (فرد کامل میں جو پیغمبر ہے) یہ ہے جیسے ایک طاق (یعنے سینۂ مشروح حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم) اور طاق میں ایک چراغ (یعنے وحی اللہ) اور چراغ ایک شیشہ کی قندیل میں جو نہایت مصفّٰی ہے۔(یعنے نہایت پاک اور مقدس دل میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ہے جو کہ اپنی اصل فطرت میں شیشۂ سفید اور صافی کی طرح ہر یک طور کی کثافت اور کدورت سے منزہ اور مطہر ہے اور تعلقات ماسوی اللہ سے بکلی پاک ہے) اور شیشہ ایسا صاف کہ گویا ان ستاروں میں سے ایک عظیم النور ستارہ ہے جو کہ آسمان پر بڑی آب وتاب کے ساتھ چمکتے ہوئے نکلتے ہیں جن کو کوکب دُرّی کہتے ہیں (یعنے حضرت خاتم الانبیاء کا دل ایسا صاف کہ کوکب دُرّی کی طرح نہایت منور اور درخشندہ جس کی اندرونی روشنی اس کے بیرونی قالب پر پانی کی طرح بہتی ہوئی نظر آتی ہے) وہ چراغ زیتون کے شجرۂ مبارکہ سے (یعنی زیتون کے روغن سے) روشن کیا گیا ہے (شجرۂ مبارکہ زیتونؔ سے مراد وجود مبارک محمدی ہے کہ جو بوجہ نہایت جامعیت وکمال انواع واقسام کی برکتوں کا مجموعہ ہے جس کا فیض کسی جہت ومکان وزمان سے مخصوص نہیں۔ بلکہ تمام لوگوں کے لئے عام علی سبیل الدوام ہے اور ہمیشہ جاری ہے کبھی منقطع نہیں ہوگا) اور شجرۂ مبارکہ نہ شرقی ہے نہ غربی یعنے طینت پاک محمدیؐ میں نہ افراط ہے نہ تفریط۔ بلکہ نہایت توسط واعتدال پر واقع ہے اور احسن تقویم پر مخلوق ہے اور یہ جو فرمایا کہ اس شجرۂ مبارکہ کے روغن سے جو چراغ وحی روشن کیا گیا ہے۔سو روغن سے مراد عقل لطیف نورانی محمدی معہ جمیع اخلاق فاضلہ فطرتیہ ہے جو اس عقل کامل کے چشمۂ صافی سے پرورده ہیں اور وحی کا چراغ لطائف محمدیہ سے روشن ہونا ان معنوں کر کے ہے۔کہ ان لطائف قابلہ پر وحی کا فیضان ہوا۔ اور ظہور کا موجب وہی ٹھہرے۔اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ فیضان وحی ان لطائف محمدیہ کے مطابق ہوا۔اور انہیں اعتدالات کے مناسب حال ظہورؔ میں آیا کہ جو طینت محمدیہ میں موجود تھی۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ ہر یک وحی نبیٔ منزل علیہ کی فطرت کے موافق نازل ہوتی ہے۔ جیسے حضرت موسیٰؔ علیہ السلام کے مزاج میں جلال اور غضب تھا۔توریتؔ بھی موسوی فطرت کے موافق ایک جلالی شریعت نازل ہوئی۔حضرت مسیح علیہ السلام کے مزاج میں حلم اور نرمی تھی۔سو انجیلؔ کی تعلیم بھی حلم اور نرمی پر مشتمل ہے۔مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج بغایت درجہ وضع استقامت پر واقعہ تھا نہ ہر جگہ حلم پسند تھا اور نہ ہر مقام غضب مرغوب خاطر تھا۔ بلکہ حکیمانہ طور پر رعایت محل اور موقعہ کی ملحوظ طبیعت مبارک تھی۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد1ص 192)

میں تو ایک مسافر ہوں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سو رہے تھے۔جب اٹھے تو چٹائی کے نشان پہلو مبارک پر نظر آئے۔ہم نے عرض کیا۔اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کے لئے نرم سا گدیلا بنا دیں تو کیا اچھا نہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا۔ مجھے دنیا اور اس کے آراموں سے کیا تعلق؟ میں اس دنیا میں اس مسافر کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے اترا اور پھر شام کے وقت اس کو چھوڑ کر آگے چل کھڑا ہوا۔

(ترمذی کتاب الزهد باب فی اخذالمال بحقه حدیث نمبر2299)

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ برائے سال 2011ء کے لئے داخلہ فارم یکم جون تا 15جولائی 2011ءتک مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 15جولائی 2011 ءہے۔مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہوگی۔داخلہ فارم حاصل کرنے اور واپس جمع کروانے کا وقت صبح 8 تا12 بجے ہے۔اس لئے تمام احباب مقررہ اوقات میں تشریف لائیں۔

فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ لف کریں۔

1۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی
2۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی
(انٹرویو کے وقت دونوں اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہیں)

نوٹ: فارم پر صدر جماعت/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

باقی صفحہ 8 پر

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

☆ مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن
☆ مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ گائنا کالوجسٹ

دونوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 20 مارچ 2011ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ضرورت مند احباب وخواتین ان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروا لیں ۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 610)

شہنشاہ نبوت کا مدینہ منورہ میں پہلا خطبہ جمعہ

رسول کائنات شہ لولاک محمد عربی ﷺ مصری ماہر فلکیات محمد مختار پاشا کی تحقیق کے مطابق مکہ سے ہجرت کرکے 20 ستمبر 622ء کو سرزمین قبا میں حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ رونق افروز ہوئے جو مدینہ کی بالائی آبادی میں اصلی شہر سے ڈھائی تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

یکم اکتوبر 622ء کو جمعہ کا مبارک دن تھا اس روز آنحضرت ﷺ قیام قبا کے بعد شہر کی طرف روانہ ہوئے اسی دوران بنی سالم بن عوف کے محلّہ میں نماز جمعہ کا وقت آ گیا۔ یہیں حضور نے نماز سے قبل پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ (ابن ہشام)

مؤرخ اسلام علامہ نورالدین سمہودی (متوفی 1506ء) نے ''وفاء الوفا'' جلد اول میں واضح فرمایا ہے کہ مدینہ منورہ کا یہ پہلا تاریخی جمعہ آنحضرت نے وادی ذی صلب میں پڑھا (صفحہ 256 مطبوعہ ریاض 1955ء)

حضرت علامہ ابوبکر حسین البیہقی (متوفی 1066ء) نے دلائل النبوۃ جلد 2 صفحہ 524 (مطبوعہ بیروت) میں حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کے حوالے سے اس خطبہ کا عربی متن ریکارڈ کردیا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

''آنحضرت ﷺ نے کھڑے ہوکر پہلے اللہ جلشانہ کے شایان شان حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا

اما بعد، اے لوگو! تم اپنے نفسوں کے لئے کچھ آگے بھیجو تم یقیناً پالوگے۔ قسم بخدا! اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر ایک کو کوئی عطا فرمائے گا۔ پھر وہ اپنے ریوڑ کو چھوڑ دے گا۔ اس کا کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ پھر اس کا رب اسے کہے گا جس کا نہ کوئی ترجمان ہے اور نہ کوئی دربان جو اسے اس کے قریب آنے سے روک رہا ہو: کیا میرا رسول تیرے پاس نہیں آیا تھا کہ اس نے تجھے تبلیغ کی ہو اور میں نے تجھے مال دیا تھا اور اس نے تجھے فضیلت دی تھی۔ تونے اپنے نفس کے لئے آگے کیا بھیجا؟ پس وہ دائیں بائیں دیکھے گا اور کوئی شے نہیں پائے گا۔ پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو جہنم کے سوا کچھ نہیں دیکھے گا۔ سو جو یہ استطاعت رکھتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو آگ سے بچائے اگرچہ آدھی کھجور کے ساتھ ہی، تو اسے ایسا ضرور کرنا چاہئے اور جو کچھ بھی نہ پائے تو وہ کلمہ طیبہ کے ساتھ (اپنی حفاظت کا اہتمام کرے) کیونکہ یہ ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا بدلہ دس سے لے کر سات سو گنا تک دیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا: ''بے شک سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور اسی سے مدد طلب کرتا ہوں، ہم اپنے نفسوں کے شر اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمادیتا ہے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کردیتا ہے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور **میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں بلاشبہ سب سے خوبصورت اور حسین کلام کتاب اللہ ہے۔ تحقیق وہ کامیاب ہوگیا جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے اس کلام سے مزین اور آراستہ فرمادیا اور کفر کے بعد اسلام میں داخل کردیا اور اس کے سوا لوگوں کے کلام پر اسے ترجیح دی اور پسند کیا۔ کیونکہ یہ تمام کلاموں سے زیادہ حسین اور زیادہ بلیغ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبوب چیزوں میں سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے۔** اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے تمام کے دلوں کے لئے زیادہ پسندیدہ ہے۔ تم اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے ذکر سے نہ اکتاؤ اور نہ ہی تم اپنے دلوں کو اس سے سخت کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جسے پسند فرمالیتا ہے اور چن لیتا ہے تو اسے یہ نام دے دیتا ہے کہ یہ اعمال میں سے پسندیدہ ہیں، بندوں میں سے یہ پسندیدہ اور چنا ہوا ہے اور کلام کے اعتبار سے صالح ہے اور اس میں لوگوں کے لئے حلال وحرام کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ جو کچھ تم اپنے مونہوں سے کہتے ہو اس کی اچھائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرو اور اپنے درمیان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے باہم محبت کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنا عہد توڑنا ناپسند کرتا ہے۔ تم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت وبرکت ہو۔''

تاریخی اور مبارک یادگار

مدینہ منورہ کے اس پہلے خطبہ جمعہ کے مبارک مقام پر بعد کو ایک مسجد تعمیر کی گئی جو مسجد جمعہ کے نام سے مشہور ہوئی جس کی مرمت، تجدید، اصلاح اور اضافہ میں کئی بزرگ عجمی امراء، رؤسا اور سلاطین نے حصہ لیا جن میں عبدالصمد عباسی امیر مدینہ، خواجہ الرئیس الجواد المفضل شہاب الدین قانونی اور بادشاہ بایزید خاص طور پر قابل ذکر ہیں ایک پاکستانی عالم دین اور مولف جناب محمد عبدالمعبود صاحب کا بیان ہے

کہ انہوں نے 1982ء میں اس تاریخی یادگار کی موجودہ شاندار عمارت کی انہوں نے زیارت کی ہے ''جو انتہائی عمدہ، خوبصورت اور صاف ستھری تھی پختہ سڑک کے برابر سطح مسجد رکھی گئی چھت گنبددار، مسجد برقی قمقموں اور پنکھوں سے آراستہ تھی۔''

(تاریخ المدینۃ المنورہ صفحہ 479-482 نقش ثانی پیشکش مکتبہ رحمانیہ اردو بازار اشاعت جون 1988ء)

عشق رسول میں ڈوبا کلام

برصغیر کے شہرہ آفاق عالم ربانی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (ولادت 1833ء۔ وفات 14/اپریل 1880ء) کے نعتیہ کلام کے چند اشعار:۔

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگان مدینہ میں میرا شمار
جیوں تو ساتھ سگان حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مرغ و مار
اڑا کے باد مری مشت خاک کو پس مرگ
کرے حضور کے روضے کے آس پاس نثار

غزل

چراغِ طُور جلاؤ، بڑا اندھیرا ہے
ذرا نقاب اُٹھاؤ بڑا اندھیرا ہے

وہ جن کے ہوتے ہیں خورشید آستینوں میں
انہیں کہیں سے بلاؤ بڑا اندھیرا ہے

مجھے خود اپنی نگاہوں پہ اعتماد نہیں
مرے قریب نہ آؤ بڑا اندھیرا ہے

فرازِ عرش سے ٹوٹا ہوا کوئی تارا
کہیں سے ڈھونڈ کے لاؤ بڑا اندھیرا ہے

ابھی تو صبح کے ماتھے کا رنگ کالا ہے
ابھی فریب نہ کھاؤ بڑا اندھیرا ہے

بنامِ زہرہ جبینانِ خطۂ فردوس
کِسی کرن کو جگاؤ بڑا اندھیرا ہے

ساغر صدیقی

مرتبہ: مکرم طاہر محمود احمد صاحب

حضرت مسیح موعودکی تحریرات اورارشادات کی روشنی میں

قبولیت دعا کی شرائط آداب اورتاثیرات

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

خدائے رحیم وکریم نے تخلیق انسانی کی غرض و غایت' عبودیت قرار دیا جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے۔میں نے جن اورانس کوصرف اپنی عبادت اور پرستش کے لئے پیدا کیا ہے۔حقیقی معنوں میں خداتعالیٰ کی عبادت بھی خدا کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتی۔اُس کی دستگیری سے ہی انسان اس اہم کام کو سرانجام دے سکتا ہے۔اسی لئے سورۃ فاتحہ میں آیا ہے یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ خداتعالیٰ سے مدد مانگنے کا بہترین ذریعہ دُعا ہی ہے۔حدیث شریف میں آتا ہے۔دعا عبادت کا مغز ہے۔

دعا کی اہمیت اورضرورت

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں۔

’’سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔دنیا میں جس قدر قومیں ہیں کسی قوم نے ایسا خدانہیں مانا جو جواب دیتا ہواور دعاؤں کو سنتا ہو۔کیا ایک ہندو ایک پتھر کے سامنے بیٹھ کر یا درخت کے آگے کھڑا ہوکر یا بیل کے رُوبرو ہاتھ جوڑ کر کہہ سکتا ہے کہ میرا خدا ایسا ہے کہ میں اس سے دعا کروں تو یہ مجھے جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔کیا ایک عیسائی کہہ سکتا ہے کہ میں نے یسوع کو خدامانا ہے وہ میری دعا کوسنتا ہےاوراس کا جواب دیتا ہے؟ ہرگزنہیں۔بولنے والاصرف ایک ہی ہے جو اسلام کا خدا ہے جوقرآن نے پیش کیا ہے۔جس نے کہا (......) (المومن:61)تم مجھے پکارو میں تم کوجواب دوں گا۔‘‘

(ملفوظات جلد2 صفحہ 147،148)

پھرفرمایا:۔

’’یہی دُعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اوراُس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے جو ہزاروں پَردوں میں مخفی ہے۔دُعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک آ جاتا ہے اور دُعا قبول ہوکر مشکل کشائی کے لئے نئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں اوراُن کا علم پیش از وقت دیا جاتا ہے اورکم سے کم یہ کہ میخ آہنی کی طرح قبولیتِ دُعا کا یقین غیب سے دل میں بیٹھ جاتا ہے۔سچ یہی ہے کہ اگر یہ دُعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔دُعا سے الہام ملتا ہے۔دُعا سے ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتے ہیں۔جب انسان اخلاص اورتوحیداورمحبت اورصدق اور صفا کے قدم سے دُعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اُس پر ظاہر ہوتا ہے جولوگوں سے پوشیدہ ہے۔دُعا کی ضرورت نہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ہم اپنے دنیوی مطالب کو پاویں بلکہ کوئی انسان بغیران قدرتی نشانوں کے ظاہر ہونے کے جودُعا کے بعدظاہر ہوتے ہیں اُس سچے ذوالجلال خدا کو پا ہی نہیں سکتا جس سے بہت سے دل دور پڑے ہوئے ہیں۔نادان خیال کرتا ہے کہ دعا ایک لغو اور بیہودہ امر ہے مگراُسے معلوم نہیں کہ صرف ایک دُعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلّی کرتا اور اَنَاالْقَادِر کا الہام اُن کے دلوں پر ڈالتا ہے۔ ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں رُوحانی روشنی کے طالب کے لئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے جوخداتعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اورتمام شکوک و شبہات دُور کردیتا ہے۔کیونکہ جو مقاصد بغیر دعا کے کسی کو حاصل ہوں وہ نہیں جانتا کہ کیونکر اور کہاں سےاس کوحاصل ہوئے۔‘‘

(ایام الصلح۔روحانی خزائن جلد14 صفحہ 239،240)

دعا کی ماہیت

حضرت مسیح موعوداپنی کتاب’’برکات الدعاء‘‘ میں تحریرفرماتے ہیں۔

’’دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے ربّ میں ایک تعلق مجاذبہ ہے یعنی پہلے خداتعالیٰ کی رحمانیت بندہ کواپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کےصدق کی کششوں سے خداتعالیٰ اس سے نزدیک ہوجاتا ہےاوردعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کراپنے خواصِ عجیبہ پیدا کرتا ہےسوجس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہوکر خداتعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمّت کے ساتھ جھکتا ہےاورنہایت درجہ کا بیدار ہوکر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہےاوراس کے ساتھ کوئی شریک نہیں تب اس کی روح اس آستانہ پرسررکھ دیتی ہےاورقوتِ جذب جواس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خداتعالیٰ کی عنایات کواپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جلّ شانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہےاوراس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پرڈالتا ہےجن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جواس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔مثلاً اگر بارش کیلئے دعا ہےتو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کیلئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کےاثرسے پیدا کئے جاتے ہیں۔اوراگر قحط کے لئے بد دعا ہےتو قادرمطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کردیتا ہے۔اسی وجہ سے یہ بات اربابِ کشف اورکمال کےنزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہوچکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوتِ تکوین پیدا ہوجاتی ہے۔یعنی باِذنہٖ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اورعلوی میں تصرف کرتی ہے اورعناصر اوراجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کواس طرف لے آتی ہے جوطرف مؤیّد مطلوب ہے۔خداتعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیا سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیائے کرام ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہےاس کا اصل اورمنبع یہی دُعا ہے۔‘‘

(برکات الدعا۔روحانی خزائن جلد6 صفحہ 9،10)

جومنگے سومر رہے مرے سومنگن جا

’’پنجابی میں ایک مثل ہے’’جومنگے سومر رہے مرے سومنگن جا۔‘‘ لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنے ہیں کہ جس پرنہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے۔دعا میں ایک موت ہےاوراس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ ایک انسان ایک طرح سے مرجاتا ہے...... پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتٰی کہ روح گداز ہوکر آستانہ الٰہی پر گرجاتی ہےاوراسی کا نام دعا ہےاور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خداوند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے۔‘‘(ملفوظات جلد دوم صفحہ 630)

دعا کی فرضیت کے چاراسباب

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں۔

’’یہ بات بھی یادرکھنے کے قابل ہے کہ دعا جوخداتعالیٰ کی پاک کلام نے مسلمانوں پرفرض کی ہے۔اس کی فرضیت کے چارسبب ہیں۔

1۔ایک یہ کہ تا ہرایک وقت اور ہرایک حالت میں خداتعالیٰ کی طرف رجوع ہوکرتوحید پر پختگی حاصل ہو۔کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مرادوں کادینے والاصرف خدا ہے۔

2۔دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پرایمان قوی ہو۔

3۔تیسرے یہ کہ اگرکسی اوررنگ میں عنایت الٰہی شامل حال ہو۔توعلم اورحکمت زیادت پکڑے۔

4۔چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کاالہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اوراسی طرح ظہور میں آوے تومعرفت الٰہی ترقی کرےاورمعرفت سے یقین اوریقین سےمحبت اورمحبت سے ہرایک گناہ اور غیراللہ سے انقطاع حاصل ہوجوحقیقی نجات کاثمرہ ہے۔لیکن اگرکسی کوبطورخودمرادیں ملتی جائیں اورخداتعالیٰ سےدوری اورمجوبی ہوتووہ تمام مرادیں انجام کارحسرتیں ہیں اور وہ تمام مقاصدجن پرفخرکیا جاتا ہےآخرالامرجائے افسوس اورتاسّف ہیں۔دنیا کےتمام عیش آخر رنج سے بدل جائیں گےاورتمام راحتیں دکھ اوردرد دکھائی دیں گی مگروہ بصیرت اورمعرفت جوانسان کودعا سے حاصل ہوتی ہےاوروہ نعمت جودعا کے وقت آسمانی خزانہ سےملتی ہے وہ کبھی کم نہ ہوگی اورنہ اس پرزوال آئے گا بلکہ روزبروز معرفت اور محبت الٰہی میں ترقی ہوکرانسان اس زینہ کےذریعہ سے جودعا ہےفردوسِ اعلیٰ کی طرف چڑھتا چلا جائے گا۔‘‘

(ایام الصلح۔روحانی خزائن جلد14 صفحہ 242)

قبولیتِ دعا کی دوصورتیں

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں۔

اس جگہ یہ نکتہ یادرکھنے کے لائق ہے کہ دعا کا قبول ہونا دوطور سے ہوتا ہے۔ایک بطورابتلاء اور ایک بطوراصطفاء۔بطورابتلاءتوکبھی کبھی گنہگاروں اورنافرمانوں بلکہ کافروں کی دعا بھی قبول ہوجاتی ہےمگرایسا قبول ہونا حقیقی قبولیت پر دلالت نہیں کرتا بلکہ ازقبیل استدراج وامتحان ہوتا ہےلیکن جو بطوراصطفاء دعا قبول ہوتی ہےاس میں یہ شرط ہے کہ دعا کرنے والاخدائے تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں میں سے ہواورچاروں طرف سے برگزیدگی کےانوار وآثاراس میں ظاہر ہوں کیونکہ خدائے تعالیٰ حقیقی قبولیت کےطورپرنافرمانوں کی دعا ہرگزنہیں سنتا بلکہ انہیں کی سنتا ہے کہ جواس کی نظرمیں راستبازاوراس کے حکم پرچلنے والے ہوں۔سوابتلاءاوراصطفاء کی قبولیت ادعیہ میں مابہ الامتیاز یہ ہے کہ جوابتلاء کے طور پر دعا قبول ہوتی ہے اس میں متقی اور خدا دوست ہونا شرط نہیں اور نہ اس میں یہ ضرورت ہے کہ خدائے تعالیٰ دعا کوقبول کرکے بذریعہ اپنے مکالمہ خاص کے اس کی قبولیت سے اطلاع بھی دیوے اورنہ وہ دعائیں ایسی اعلیٰ پایہ کی ہوتی ہیں جن کا قبول ہونا ایک امرعجیب اورخارقِ عادت متصور ہوسکےلیکن جودعائیں اصطفاء کی وجہ سے قبول ہوتی ہیں ان میں یہ نشان نمایاں ہوتے ہیں۔

(1) اوّل یہ کہ دعا کرنے والا ایک متقی اور

راست باز اور کامل فرد ہوتا ہے۔

(2) دوسرے یہ کہ بذریعہ مکالماتِ الٰہیہ اُس دعا کی قبولیت سے اس کو اطلاع دی جاتی ہے۔

(3) تیسری یہ کہ اکثر وہ دعائیں جو قبول کی جاتی ہیں نہایت اعلیٰ درجہ کی اور پیچیدہ کاموں کے متعلق ہوتی ہیں، جن کی قبولیت سے کھل جاتا ہے کہ یہ انسان کا کام اور تدبیر نہیں بلکہ خدائے تعالیٰ کا ایک خاص نمونہ قدرت ہے جو خاص بندوں پر ظاہر ہوتا ہے۔

(4) چوتھی یہ کہ ابتلائی دعائیں تو کبھی کبھی شاذونادر کے طور پر قبول ہوتی ہیں لیکن اصطفائی دعائیں کثرت سے قبول ہوتی ہیں۔ بسا اوقات صاحب اصطفائی دعا کا ایسی بڑی بڑی مشکلات میں پھنس جاتا ہے کہ اگر اور شخص ان میں مبتلا ہو جاتا تو بجز خودکشی کے اور کوئی حیلہ اپنی جان بچانے کیلئے ہرگز اُسے نظر نہ آتا۔ چنانچہ ایسا ہوتا بھی ہے کہ جب کبھی دنیا پرست لوگ جو خدائے تعالیٰ سے مہجور و دور ہیں بعض بڑی بڑی ہموم و غموم و امراض و اَسقام و بلیّاتِ لاینحل میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو آخر وہ بباعث ضعف ایمان خدائے تعالیٰ سے نا امید ہو کر کسی قسم کی زہر کھا لیتے ہیں یا کوئیں میں گرتے ہیں یا بندوق وغیرہ سے خودکشی کر لیتے ہیں لیکن ایسے نازک وقتوں میں صاحب اصطفاء کا بوجہ اپنی قوت ایمانی اور تعلق خاص کے خدائے تعالیٰ کی طرف سے نہایت عجیب در عجیب مدد دیا جاتا ہے اور عنایت الٰہی ایک عجیب طور سے اس کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے یہاں تک کہ ایک محرم راز کا دل بے اختیار بول اُٹھتا ہے کہ یہ شخص مؤیّد الٰہی ہے۔

(5) پانچویں یہ کہ صاحب اصطفائی دعا کا مَورِدِ عنایاتِ الٰہیہ کا ہوتا ہے اور خدائے تعالیٰ اس کے تمام کاموں میں اس کا متولی ہو جاتا ہے اور عشق الٰہی کا نور اور مقبولانہ کبریائی کی مستی اور روحانی لذت یابی اور تنعّم کے آثار اس کے چہرہ میں نمایاں ہوتے ہیں۔''

(ایک عیسائی کے تین سوالوں کے جوابات۔ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 477، 478)

قبولیتِ دعا کی شرائط

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

''جہاں تک مجھے خدا تعالیٰ نے دعاؤں کے بارے میں علم دیا ہے وہ یہ ہے کہ دُعا کے قبول ہونے کے لئے تین شرطیں ہیں۔

اوّل۔ دُعا کرنے والا کامل درجہ پر متقی ہو کیونکہ خدا تعالیٰ کا مقبول وہی بندہ ہوتا ہے جس کا شعار تقویٰ ہو اور جس نے تقویٰ کی باریک راہوں کو مضبوط پکڑا ہو اور جو امین اور متقی اور صادق العہد ہونے کی وجہ سے منظور نظر الٰہی ہو۔ اور محبتِ ذاتیہ الٰہیہ سے معمور اور پُر ہو۔

دوسری شرط یہ ہے کہ اس کی عقد ہمت اور توجہ اس قدر ہو کہ گویا ایک شخص کے زندہ کرنے کے لئے ہلاک ہو جائے اور ایک شخص کو قبر سے باہر نکالنے کے لئے آپ گور میں داخل ہو۔ اس میں راز یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنے مقبول بندے اس سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں جیسا کہ ایک خوبصورت بچہ جو ایک ہی ہو اس کی ماں کو پیارا ہوتا ہے۔ پس جب کہ خدائے کریم و رحیم دیکھتا ہے کہ ایک مقبول و محبوب اُس کا ایک شخص کی جان بچانے کے لئے روحانی مشقتوں اور تضرعات اور مجاہدات کی وجہ سے اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ قریب ہے کہ اُس کی جان نکل جائے تو اُس کو علاقۂ محبت کی وجہ سے ناگوار گذرتا ہے کہ اسی حال میں اُس کو ہلاک کردے۔ تب اس کے لئے اس دوسرے شخص کا گناہ بخش دیتا ہے جس کے لئے وہ پکڑا گیا تھا پس اگر وہ کسی مہلک بیماری میں گرفتار ہے یا اور کسی بلا میں اسیر و لاچار ہے تو اپنی قدرت سے ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جس سے رہائی ہو جائے اور بسا اوقات اُس کا ارادہ ایک شخص کے قطعی طور پر ہلاک کرنے یا برباد کرنے پر قرار یافتہ ہوتا ہے لیکن جب ایک مصیبت زدہ کی خوش قسمتی سے ایسا شخص پُر درد تضرعات کے ساتھ درمیان میں آپڑتا ہے جس کو حضرت عزت میں وجاہت ہے تو وہ مثل مقدمہ جو سزا دینے کے لئے مکمل اور مرتب ہو چکی ہے چاک کرنی پڑتی ہے کیونکہ اب بات اغیار سے یار کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور یہ کیونکر ہو سکے کہ خدا اپنے سچے دوستوں کو عذاب دے۔

تیسری شرط استجابت دُعا کیلئے ایک ایسی شرط ہے جو تمام شرطوں سے مشکل تر ہے کیونکہ اس کا پورا کرنا خدا کے مقبول بندوں کے ہاتھ میں نہیں بلکہ اُس شخص کے ہاتھ میں ہے جو دعا کرانا چاہتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ نہایت صدق اور کامل اعتقاد اور کامل یقین اور کامل ارادت اور کامل غلامی کے ساتھ دُعا کا خواہاں ہو اور یہ دل میں فیصلہ کرلے کہ اگر دُعا قبول بھی نہ ہو تاہم اس کے اعتقاد اور ارادت میں فرق نہیں آئے گا۔ اور دُعا کرانا آزمائش کے طور پر نہ ہو بلکہ سچے اعتقاد کے طور پر ہو اور نہایت نیاز مندی سے اس کے دروازے پر گرے اور جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے مال سے خدمت سے ہر ایک طور کی اطاعت سے ایسا قرب پیدا کرے کہ اس کے دل کے اندر داخل ہو جائے اور باایں ہمہ نہایت درجہ پر نیک ظن ہو اور اُس کو نہایت درجہ کا متقی سمجھے اور اس کی مقدس شان کے برخلاف ایک خیال بھی دل میں لانا کفر خیال کرے اور اس قسم کی طرح طرح کی جاں نثاری دکھلا کر سچے اعتقاد کو اُس پر ثابت اور روشن کردے اور اس کی مثل دنیا میں کسی کو بھی نہ سمجھے اور جان سے مال سے آبرو سے اُس پر فدا ہو جائے۔ اور کوئی کلمہ کسر شان کا کسی پہلو سے اس کی نسبت زبان پر نہ لائے اور نہ دل میں۔ اور اس بات کو اس کی نظر میں بپایۂ ثبوت پہنچا دے کہ درحقیقت وہ ایسا ہی معتقد اور مرید ہے اور باایں ہمہ صبر سے انتظار کرے اور اگر پچاس دفعہ بھی اپنے کام میں نامراد رہے پھر بھی اعتقاد اور یقین میں سُست نہ ہو۔ کیونکہ یہ قوم سخت نازک دل ہوتی ہے اور اُن کی فراست چہرہ کو دیکھ کر پہچان سکتی ہے کہ یہ شخص کس درجہ کا اخلاص رکھتا ہے اور یہ قوم باوجود نرم دل ہونے کے نہایت بے نیاز ہوتی ہے۔ اُن کے دل خدا نے ایسے بے نیاز پیدا کئے ہیں کہ متکبر اور خودغرض اور منافق طبع انسان کی کچھ پروا نہیں کرتے۔ اس قوم سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو اس قدر غلامانہ اطاعت اُن کی اختیار کرتے ہیں کہ گویا مر ہی جاتے ہیں۔ مگر وہ شخص جو قدم قدم پر بدظنی کرتا ہے اور دل میں کوئی اعتراض رکھتا ہے اور پوری محبت اور ارادت نہیں رکھتا وہ بجائے فائدہ کے ہلاک ہوتا ہے۔''

(براہین احمدیہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 227، 228)

دعا کرنے کے مواقع

''تم کو چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔ ہر ایک نماز میں دعا کے لئے کئی مواقع ہیں۔ رکوع، قیام قعدہ، سجدہ وغیرہ۔ پھر آٹھ پہروں میں پانچ مرتبہ نماز پڑھی جاتی ہے۔ فجر، ظہر، عصر، شام اور عشاء ان پر ترقی کر کے اشراق اور تہجد کی نمازیں ہیں۔ یہ سب دعا ہی کے لئے مواقع ہیں۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 234)

دعا کا وقت نزولِ بلا سے قبل

''حدیث شریف میں آیا ہے کہ مصیبت کے وارد ہونے سے پہلے جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ کیونکہ خوف و خطر میں مبتلا ہونے کے وقت تو ہر شخص دعا اور رجوع الی اللہ کر سکتا ہے سعادت مندی یہی ہے کہ امن کے وقت دعا کی جائے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 172)

''انسان کو چاہئے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے۔ کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ کے کیا ارادے ہیں۔ اور کل کیا ہونے والا ہے۔ پس پہلے سے دعا کرو تا بچائے جاؤ۔ بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا۔ پس اگر دعا کر رکھی ہو تو اس آڑے وقت میں کام آتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 443)

دعاؤں کی تاثیرات

اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں (۔) اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دُعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دُعا ہے

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 10 تا 11)

دُعا اور اس کے آداب

قرآن مجید اور احادیث میں مختلف دعاؤں اور ان کے مواقع کا ذکر ہے۔ ہر موقع کے مناسب حال جذبات کی رَو کے ماتحت جس طریق سے دعا کرنی چاہئے اس کو اختیار کرنا کامیابی و کامرانی کا مستحق بناتا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی۔ ہر کام کے لئے اس کے مناسب حال اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور دعا اس کے مطابق کرنی چاہئے۔ جب رحمانیت کی صفت کو جوش میں لانے کی ضرورت ہو تو صفت رحمٰن کو پیش کر کے دعا کرو۔ جب رحیمیت، رازقیت اور وہابیت کے تعلق میں کوئی مشکل درپیش ہو تو اللہ تعالیٰ کو اس وقت اس کے مطابق نام سے پکارو۔ کیونکہ مناسبت حال صفت سے اس کو یاد کرنا اس کی رضا کو کھینچ لاتا ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ (۔) یعنی تمام بہتر صفات اسی کی ہیں۔ اور جیسا جیسا موقع ہو اس کے مطابق اس کا نام اسم اعظم کی خاصیت رکھتا ہے۔ اسم اعظم کوئی اور چیز نہیں۔ بلکہ مناسب حال الٰہی صفت کو واسطہ بنانا اسم اعظم کہلاتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایسا نام اس موقع پر ذہن میں نہ آئے تو پھر اس کا نام لے کر دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ دل کی کیفیت کو دیکھ کر دعا سُن لے گا۔ جیسا کہ فرمایا کہ اُدْعُوا اللّٰہَ ......

(بنی اسرائیل: 111) کہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان کہہ کر۔ تمہاری دلی کیفیت کے مطابق وہ دعا سن لی جائے گی۔ کیونکہ اس کے سارے نام خوبیوں میں یکتا ہیں۔ آدابِ عبادت و دعا میں یہ طریق بھی شامل فرمایا۔ وَلَاتَجْھَرْ بِصَلٰوتِکَ ......

(بنی اسرائیل: 111) یعنی دعا بہت بلند آواز سے نہ مانگا کرو اور نہ ہی بالکل دھیمی۔ بلکہ درمیان کا راستہ اختیار کرو۔ حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہؓ کے پاس سے گزرے تو آپ نے دیکھا کہ وہ پکار پکار کر دعا کر رہے تھے۔ آپ نے ان کو منع فرمایا کہ تمہارا خدا بہرہ نہیں کہ

اس قدر اونچا پکارتے ہو۔ وہ تو چیونٹیوں کی چلنے کی آواز بھی پہچانتا ہے۔

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں۔

’’دعا بڑی عجیب چیز ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرانے والے آدابِ دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں۔ بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہوگئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آدابِ دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں کیونکہ دعا اپنے اصلی معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں۔ اس لئے وہ منکرینِ دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں۔ ان کی عملی حالت نے دوسروں کو دہریت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ دعا کیلئے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوءِ ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہوگا۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس قدر دعا کی گئی کہ جب مقصد کا شگوفہ سرسبز ہونے کے قریب ہوتا ہے دعا کرنے والے تھک گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہوگیا ہے اور اسی نامرادی نے یہاں تک بُرا اثر پہنچایا ہے کہ دعا کی تاثیرات کا انکار شروع ہوا اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ پھر خدا کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اگر خدا ہوتا اور دعاؤں کو قبول کرنے والا ہوتا تو اس قدر عرصہ دراز تک جو دعائیں کی گئی کیوں قبول نہ ہوئیں۔ مگر ایسا خیال کرنے والا اور ٹھوکر کھانے والا انسان اگر اپنے عدمِ استقلال اور تلون کو سوچے تو اسے معلوم ہو جائے کہ ساری نامرادیاں اس کی اپنی ہی جلد بازی اور شتاب کاری کا نتیجہ ہیں جن پر خدا کی قوتوں اور طاقتوں کے متعلق بدظنی اور نامراد کرنے والی مایوسی بڑھ گئی پس کبھی تھکنا نہیں چاہئے۔

دعا کی ایسی ہی حالت ہے جیسے ایک زمیندار باہر جا کر اپنے کھیت میں ایک بیج بوآتا ہے۔ اب بظاہر تو یہ حالت ہے کہ اس نے اچھے بھلے اناج کو مٹی کے نیچے دبا دیا۔ اس وقت کوئی کیا سمجھ سکتا ہے کہ یہ دانہ ایک عمدہ درخت کی صورت میں نشوونما پا کر پھل لائے گا۔ باہر کی دنیا اور خود زمیندار بھی نہیں دیکھ سکتا کہ یہ دانہ اندر ہی اندر زمین میں ایک پودا کی صورت اختیار کر رہا ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانہ گل کر اندر ہی اندر پودا بننے لگتا ہے اور تیار ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا سبزہ اوپر نکل آتا ہے اور دوسرے لوگ بھی اس کو دیکھ سکتے ہیں۔ اب دیکھو وہ دانہ جس وقت سے زمین کے نیچے ڈالا گیا تھا دراصل اسی ساعت سے وہ پودا بننے کی تیاری کرنے لگ گیا تھا۔ مگر ظاہر بین نگاہ اس سے کوئی خبر نہیں رکھتی اور اب جب کہ اس کا سبزہ باہر نکل آیا تو سب نے دیکھ لیا۔ لیکن ایک نادان بچہ اس وقت یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس کو اپنے وقت پر پھل لگے گا۔ وہ یہ چاہتا ہے کیوں اسی وقت اس کو پھل نہیں لگتا۔ مگر عقلمند زمیندار خوب سمجھتا ہے کہ اس کے پھل کا کون سا موقع ہے۔ وہ صبر سے اس کی نگرانی کرتا اور غور و پرداخت کرتا رہتا ہے اور اس طرح پر وہ وقت آجاتا ہے کہ جب اس کو پھل لگتا ہے اور وہ پک بھی جاتا ہے۔ یہی حال دعا کا ہے اور بعینہٖ اسی طرح دعا نشوونما پاتی اور مثمر بثمرات ہوتی ہے۔ جلد باز پہلے ہی تھک کر رہ جاتے ہیں اور صبر کرنے والے مآل اندیش استقلال کے ساتھ لگے رہتے ہیں اور اپنے مقصد کو پا لیتے ہیں۔ یہ سچی بات ہے کہ دعا میں بڑے بڑے مراحل اور مراتب ہیں جن کی ناواقفیت کی وجہ سے دعا کرنے والے اپنے ہاتھ سے محروم ہو جاتے ہیں ان کو ایک جلدی لگ جاتی ہے اور وہ صبر نہیں کر سکتے حالانکہ خدا تعالیٰ کے کاموں میں ایک تدریج ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 692 تا 694)

دعاؤں کے نتائج میں تاخیر وتوقف کی حکمت

’’کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ایک طالب نہایت رقت اور درد کے ساتھ دعائیں کرتا ہے مگر وہ دیکھتا ہے کہ ان دعاؤں کے نتائج میں ایک تاخیر اور توقف واقع ہوتا ہے۔ اس کا سر کیا ہے؟ اس میں یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اول تو جس قدر امور دنیا میں ہوتے ہیں۔ ان میں ایک قسم کی تدریج پائی جاتی ہے۔ دیکھو ایک بچہ کو انسان بننے کے لئے کس قدر مرحلے اور منازل طے کرنے پڑتے ہیں۔ ایک بیج کا درخت بننے کیلئے کس قدر توقف ہوتا ہے اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کے امور کا نفاذ بھی تدریجاً ہوتا ہے۔ دوسرے اس توقف میں یہ مصلحت الٰہی ہوتی ہے کہ انسان اپنے عزم اور عقد ہمت میں پختہ ہو جاوے اور معرفت میں استحکام اور رسوخ ہو۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس قدر انسان اعلیٰ مراتب اور مدارج کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسی قدر اس کو زیادہ محنت اور دقت کی ضرورت ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 149)

دعاؤں کے دوران ابتلاء آنے میں حکمت

’’دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آجاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سر یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کیلئے جوش بڑھتا ہے۔ کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اُسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کبھی بھی خیال کرنا نہ چاہئے کہ میری دعا قبول نہ ہوگی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔‘‘

(ملفوظات 2 صفحہ 707 تا 708)

حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا حقدار خوش نصیب

’’جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کرلوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کیلئے خدا کے رسول کیلئے خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد والم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 215)

’’اگر کوئی تائید دین کیلئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دے دے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیازمندی اور سوز سے اس کے حق میں آسان ہو جائیں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادمِ دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 311)

حضرت مسیح موعود کا طریقِ دعا

فرماتے ہیں:۔’’میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اول:۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خدا مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم:۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین اولاد عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم:۔ پھر اپنے بچوں کیلئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم:۔ پھر اپنے مخلص دوستوں کے نام بنام

پنجم:۔ اور پھر ان کیلئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 309)

’’جو خط آتا ہے میں اسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کرلوں کہ شاید موقعہ ملے یا یاد نہ رہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 443)

ہم سب احمدیت اور دین حق کی دوبارہ عظیم الشان ترقی کے منتظر ہیں۔ ہمیں حضرت مسیح موعود اور اپنے کامیاب و کامران بزرگوں کے طریق کو اختیار کرتے ہوئے اپنی دعاؤں کو اسی رنگ میں رنگین کرنا چاہئے اور ان دعاؤں کو مقدم رکھنا چاہئے جو موجودہ زمانہ کے حالات کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تجویز فرمائی ہیں تاکہ ہماری جدوجہد کے نتائج زیادہ شاندار اور زیادہ قریب زمانہ میں ظاہر ہوں۔

بقیہ صفحہ 6

پروگرام ہوتا ہے۔ فروری سے ہر شام 6 سے 7 بجے تک 1320 AM-WWW.KXYZ بذریعہ انٹرنیٹ دنیا کے ہر کنارے سے اس کو سن سکتے ہیں۔

چرچ میں دعوت الی اللہ

22 جنوری کو ایک چرچ کی طرف سے ہمیں ناشتہ کی دعوت دی گئی تھی۔ خاکسار مرزا مظفر احمد صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ کے ساتھ وہاں گیا۔ سب کے ساتھ تعارف اور ناشتے کے بعد میں چرچ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ پادری صاحب نے میرا اور اس کے ساتھ جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروانے کے بعد انٹرفیتھ میٹنگ کی اہمیت بیان کی نیز مسیح کی آمد ثانی کے عقیدہ کی وضاحت کی۔ دلائل کی مدد سے ثابت کیا کہ دین حق ایک زندہ، صلح و آشتی پھیلانے والا مذہب ہے۔ سامعین کو اپنے تعاون کا یقین دلایا جس کے ردِ عمل میں ان سب نے بیت الذکر آنے اور محبت و اخوت کا یقین دلایا۔ اس موقعہ پر 50 کے قریب حاضری تھی۔

غلام آزاد کر دیا

ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ اپنے ایک غلام کو مار رہے ہیں۔ آپؐ نے وہیں سے آواز دی: ابو مسعود خبردار! حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ فوراً عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس غلام کو آزاد کرتا ہوں۔ تو آپؐ نے فرمایا اگر تم آزاد نہ کرتے تو تمہیں جہنم کی آگ چھوتی۔

(حضرت محمد ﷺ ص 234 از: مولانا غلام باری سیف ایڈیشن دوم جنوری 2005ء)

مکرم محمد ظفراللہ ہنجراء صاحب مربی سلسلہ

جماعت احمدیہ ساؤتھ ریجن امریکہ کی جماعتی سرگرمیاں

انٹرفیتھ کانفرنس

Loyalty to one's country

8 جنوری کو ہیوسٹن میں ایک انٹرفیتھ کانفرنس جس کا عنوان ''اپنے ملک سے وفاداری'' تھا کا انعقاد کیا گیا۔اس عنوان کی اہمیت کے پیش نظر اس کانفرنس میں صرف یہود اور عیسائی مقررین کو اپنے اپنے نکتہ نظر پیش کرنے کی دعوت دی گئی۔ جو اصل تصویر دین حق کی جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے' وہ تعصب کی وجہ سے بہت کم میڈیا میں دکھایا جاتا ہے۔غلط فہمیوں کو دور کرنے اور اصل حقیقت کو واضح کرنے کیلئے ایسی کانفرنسز بہت ضروری ہیں تا کہ پرسکون اور غیر متعصب فضا میں بیٹھ کر دوسروں کے دلوں میں حقیقی دین حق کا تصور اجاگر کیا جاسکے۔

اس کانفرنس میں صدر جماعت رانا کلیم صاحب نے سب مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور Rice یونیورسٹی کی پروفیسر Sandra کو ماڈریٹر کے فرائض سرانجام دینے کی دعوت دی۔اس کانفرنس کے پہلے مقرر Rabbi Robert Haas تھے جو یہودی مذہب سے وابستہ ہیں۔

مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب نائب امیر امریکہ نے دینی نقطہ نظر سے قرآن وحدیث اور آنحضرت ﷺ کے اپنے نمونوں سے اس مضمون پر تفصیل سے بات کی۔ اس کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا جو کہ سامعین کی دلچسپی کا ثبوت تھا۔عمائدین شہر نے بھی شکریہ کے الفاظ کہے۔ Congresswoman Sheila Jackson Lee نے بذریعہ ٹیلیفون خطاب کیا اور جماعت احمدیہ ہیوسٹن کی اس تعلیمی کانفرنس کے انعقاد اور محبت اور بھائی چارہ کی اس مثال کو پیش کیا۔ Boniuk سنٹر کے بانی Mr. Dr. Milton Boniuk نے شکریہ ادا کیا اور Rice یونیورسٹی میں پروگرام کرنے کی دعوت دی۔آخر پر معزز مہمان جج Ed Emmett نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ سے کیا کہ کاش میڈیا اس کو نشر کرے تو بہت سارے دین حق کے متعلق شکوک وشبہات دور ہو جائیں۔آپ نے مزید کہا کہ اس کانفرنس میں مثبت انداز میں عمدہ تعلیمات پیش کی گئی ہیں جو میرے لئے بھی ازدیاد علم کا موجب بنی ہیں۔مکرم منعم نعیم صاحب نے سب کا شکریہ ادا کیا اور پولیس کی طرف سے مکرم محمود خان صاحب مرحوم کی خدمات کے عوض ایک سند پیش کی گئی جو کہ مکرم صدر صاحب نے شکریہ کے ساتھ وصول کرلی۔

خاکسار نے دعا کروائی اور ان مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جو کہ لمبی مسافت طے کر کے آئے تھے Dallas جماعت سے بھی ایک وفد نے شمولیت کی۔اس تقریب کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ڈنر پیش کیا گیا۔ڈنر کے دوران بات چیت سے حاضرین کو مزید تعارف کا موقعہ ملا۔خدا کے فضل سے 90 سے زائد مہمان شامل ہوئے تھے اور ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جنہیں پہلی بار بیت الذکر میں آنے کا اتفاق ہوا تھا۔ اس کے علاوہ ہیوسٹن جماعت کی شمولیت بھی تھی۔

میڈیا ٹریننگ کانفرنس وکلاس

اس زمانے میں دعوت الی اللہ اور تربیت کیلئے دور تک رسائی کیلئے میڈیا ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے MTA کا اجراء فرمایا تھا اور جماعت کی تربیت اور دعوت الی اللہ میں اس کا ایک اہم کردار ہے۔

اس اہمیت اور ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے احباب جماعت کو سکھانے کیلئے ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب اور آپ کی ٹیم بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کررہی ہے گزشتہ سال Houston میں یہ ٹریننگ کلاس رکھی گئی اور اس وقت وہ صرف گنتی کے چند لوگوں تک محدود تھی لیکن افادیت کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کلاس کو پھیلا کر سب کیلئے عام کر دیا جائے۔ چنانچہ اس دفعہ دوبارہ 16 جنوری کو ہیوسٹن میں اس کا انعقاد کیا گیا۔ صبح 9 بجے قرآن کریم کی تلاوت سے آغاز کیا گیا۔ بعد میں ڈاکٹر صاحب نے اس موضوع سے متعلق ہدایات دیں۔اس کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔اس کے بعد محمد احمد چودھری صاحب نے اس کلاس کو جاری رکھا اور یہ شام 5 بجے تک چلتی رہی۔جس میں ان سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے جو کہ آج کل امریکن TV چینلز پر زبان زد عام ہیں۔ خدام، اطفال اور لجنات کی پریکٹس کروائی گئی۔ انہوں نے خوب دلچسپی سے اس پروگرام کو سنا اور اس میں حصہ لیا۔آخر پر خاکسار نے سب کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔

15 جنوری بروز ہفتہ صبح نو بجے ڈیلس میں ٹریننگ کلاس شروع ہوئی۔ ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نے اپنے ابتدائی خطاب میں اس کلاس کی ضرورت اور اہمیت بیان کی۔اس کے بعد ٹیم کے دوسرے ممبران نے ہر زاویے سے رہنمائی کی۔ اور یہ کلاس حاضرین کیلئے بڑی کشش کا موجب رہی۔اور انہوں نے بہت کچھ سیکھا اور اس کی پریکٹس بھی کروائی گئی۔آخر پر ڈاکٹر صاحب نے ان سوالات کے جوابات دیئے جو آج کل دین حق کے خلاف پیش کئے جاتے ہیں۔صدر جماعت چودھری اکرم صاحب نے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اختتام پر مہمانوں کو ڈنر پیش کیا گیا۔

صدر خدام الاحمدیہ کا دورہ مجالس

15 جنوری کو صدر صاحب خدام الاحمدیہ مکرم رضوان الہ دین صاحب نے جنوبی مجالس کا دورہ کیا۔ ڈیلس میں خدام اور اطفال کے ساتھ باقاعدہ میٹنگ ہوئی۔تلاوت اور عہد نامہ کے بعد صدر صاحب نے ان مجالس کو دعوت الی اللہ تعلیمی اور تربیتی سرگرمیوں میں ہر ایک کو ساتھ لے کر چلنے کی تاکید کی۔

اگلے دن Austin مجلس کے دورہ کیلئے روانہ ہوئے۔ ڈیلس کی طرح آسٹن خدام اور اطفال نے گرمجوشی سے صدر صاحب کا استقبال کیا۔بعد میں وہاں پر باقاعدہ اجلاس ہوا۔صدر صاحب نے نیکیوں کے میدان میں آگے بڑھنے اور تعاون کرنے کی تاکید کی۔

بعد نماز عصر صدر صاحب ریجنل قائد صاحب کے ساتھ' ہیوسٹن کے دورہ کیلئے روانہ ہوئے۔ وہاں بیت السمیع میں تلاوت قرآن کریم اور عہد کے بعد خاکسار اور مکرم منعم نعیم صاحب نائب امیر امریکہ نے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔اس کے بعد صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے مختصر خطاب کیا۔ مکرم عابد خان صاحب لندن نے اپنے تجربات اور خدام واطفال کے اخلاص و وفا کو سراہا۔آخر پر صدر صاحب نے نصائح کیں۔ دعوت الی اللہ اور نمازوں کی حاضری اور اطاعت کی طرف توجہ دلائی۔دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ اس کے بعد Barbeque کا انتظام تھا۔

تربیتی کیمپ

گرمیوں کی چھٹیوں میں عموماً تربیتی کیمپ منعقد کئے جاتے ہیں۔اسی طریق پر اس دفعہ دسمبر کی چھٹیوں میں بھی ڈیلس میں 17 سے 19 دسمبر 2010ء تک ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔

ہیوسٹن میں 31,30,29 دسمبر تین دن کیلئے بیت الذکر میں کیمپ تھا جس میں قیام و طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔دوران کیمپ خدام کو' نمازِ تہجد و فجر کی امامت اور درس القرآن کریم کی سعادت ملتی رہی۔8 گھنٹے کی تربیتی کلاس میں دینی معلومات، نماز، عقائد اور دوسرے دینی مسائل سکھائے گئے۔سوال وجواب کے سیشن بھی ہوئے۔دو گھنٹے سپورٹس کروائی جاتی رہیں اور تقریری مقابلہ جات بھی ہوئے۔خدا کے فضل سے 35 خدام واطفال نے باقاعدگی سے شمولیت کی اور اس سے خوب فائدہ اٹھایا اور آئندہ بھی ایسے پروگرام کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

سال نو کی آمد پر

اجتماعی نماز تہجد اور دعا

خدا کے فضل سے ساؤتھ ریجن میں ڈیلس، آسٹن اور ہیوسٹن میں نئے سال کی آمد پر بیوت الذکر میں باجماعت نماز تہجد، فجر کا انتظام ہمیشہ دستور رہا ہے۔اس سال بھی رات قیام بیوت الذکر میں رہا۔نوافل اور دعاؤں سے نئے سال کا استقبال کیا گیا۔ ہیوسٹن میں صبح نماز باجماعت تہجد اور فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا جس میں جماعت کی کثیر تعداد موجود تھی۔ بعد ازاں لجنہ اماء اللہ نے سب کیلئے لذیذ ناشتے کا انتظام کیا ہوا تھا۔

اس کے علاوہ لوگوں نے انفرادی طور پر بھی اپنے اپنے گھروں میں اس کا انتظام کیا ہوا تھا۔

تربیتی سیمینار

مورخہ 15 جنوری کو آسٹن جماعت میں تربیتی سیمینار منعقد کیا گیا اور اگلے دن ڈیلس میں یہ سیمینار ہوا۔اس کا موضوع تھا ''امن کس طرح حاصل کیا جاتا ہے؟''

اس میں پوری جماعت کے ممبران کو مدعو کیا گیا تھا اور Interactive ہونے کی وجہ سے شروع سے آخر تک یہ سیمینار انتہائی دلچسپی سے اٹینڈ کیا گیا۔سیکریٹری صاحب تربیت مکرم ناصر ملک صاحب نے سلائیڈز کی مدد سے درجہ بدرجہ ان عناصر کی وضاحت کی جو ایک متوازن شخصیت میں ہونے چاہئیں۔

اس سیمینار کے آخر پر ممبرات وممبران کی جانب سے سیکرٹری صاحب سے سوالات پوچھے گئے۔

آسٹن کی طرح اگلے روز ڈیلس میں یہی پروگرام تھا، وہاں بھی جماعت کی کثیر تعداد اس تربیتی سیمینار سے مستفید ہوئی۔

اس کے علاوہ ساؤتھ ریجن میں معمول کے مطابق قرآن کریم، وقف نو، خدام، اطفال کی کلاسز جاری ہیں۔ پمفلٹ کی تقسیم اور معززین شہر سے ملاقات کی بھی کوششیں جاری ہیں۔ Katy کے میئر سے مورخہ 13 جنوری سائپرس ہیوسٹن کے صدر صاحب نے ملاقات کی، جماعت کا تعارف ہوا اور جماعت کا سووینیئر تحفۃً پیش کیا گیا۔انہوں نے آئندہ کیلئے بھی ملاقات اور محبت کا یقین دلایا ہے۔

ریڈیو پروگرام

ہر ہفتہ اور اتوار ہیوسٹن میں ریڈیو کا ایک گھنٹہ روزانہ

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم زاہد محمود صاحب مربی سلسلہ گوجرہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن مکرمہ سیدہ امۃ السلام طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منصور احمد مبشر صاحب بنگالی مرحوم مورخہ 22دسمبر 2010ء کو وفات پا گئیں۔ اسی دن بعد نماز عصر بیت المبارک میں حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں قبر تیار ہونے پر مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ مرحومہ حضرت سید محمد نور الدین اجمل صاحب برادر حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب رفقاء حضرت مسیح موعود کی پوتی اور مکرم چوہدری مظفر الدین بنگالی صاحب مرحوم سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مصلح موعود اور ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی کی سب سے بڑی بہو تھیں۔ مرحومہ نمازوں کی بے حد پابندی کرنے والی، چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی اور اعلیٰ اخلاق سے متصف تھیں۔ لمبے عرصہ سے دمہ کی تکلیف تھی جس کی وجہ سے وفات سے قریباً ایک سال پہلے تک کا عرصہ بہت زیادہ بیماری میں گزرا۔ مگر ہمیشہ بے حد حوصلہ اور صبر کے ساتھ بیماری کا مقابلہ کیا اور کبھی ناشکری کا کوئی کلمہ منہ سے نہیں نکلا۔

قبل ازیں جولائی 2001ء میں سب سے بڑے بیٹے مکرم چوہدری منظور احمد عامر صاحب معلم سلسلہ ہارٹ اٹیک سے 26 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ پھر مارچ 2002ء میں سب سے چھوٹی بیٹی عزیز عائشہ احمد جو اس وقت تک عائشہ دینیات سے 22 سپارے حفظ کر چکی تھی اچانک اپلاسٹک اینیمیا میں مبتلا ہو کر 12 سال کی عمر میں وفات پا گئی۔ اس کے بعد جنوری 2009ء میں مرحومہ کے خاوند کی وفات ہو گئی۔ ان تمام صدمات میں مرحومہ نے ہمت، صبر اور راضی برضا رہنے کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم چوہدری مشہود احمد شاہد صاحب کارکن نظارت مال آمد، مکرم حافظ چوہدری شاہد احمد پاشا صاحب جرمنی، دو بیٹیاں مکرمہ عطیۃ الخبیر ثمر صاحبہ اہلیہ مکرم نجیب الرحمٰن اطہر صاحب ربوہ، مکرمہ لبنیٰ زاہد صاحبہ اہلیہ خاکسار زاہد محمود یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین آپ کی وفات پر بے شمار لوگوں نے گھر آ کر اور فون کے ذریعہ بھی تعزیت کی اور ہمارے غم میں شریک ہوئے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

شکریہ احباب

۞ مکرم محمد سلطان خان صاحب کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد بزرگوار محترم قادر بخش خان صاحب پنشنر فضل عمر ہسپتال ربوہ مورخہ 30 جنوری 2011ء کو وفات پا گئے تھے۔ ان کی وفات پر احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد نے ہم سب بہن بھائیوں کے ساتھ جس دلی محبت اور پیار کا اظہار کیا ہے وہ صرف حضرت مسیح موعود کے مبارک قدموں کی برکت اور آپ کی پیاری جماعت ہی کا خاصہ ہے۔ خاکسار اپنے تمام بہن بھائیوں کی طرف سے ان تمام بزرگوں اور دوستوں کا دل کی گہرائیوں سے احسان مند ہے اور سب کیلئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین احباب سے ان کی مغفرت اور جنت میں اعلیٰ مقام پانے کیلئے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

۞ یونیورسٹی آف کراچی نے ایم ایس/ ایم فل/ پی ایچ ڈی اینڈ ایم ایس (سرجری)/ ایم ڈی (میڈیسن) ایڈمیشن پروگرام 2011ء میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

آرٹس:۔ عربی، اکنامکس، ایجوکیشن، انگلش (لٹریچر)، جنرل ہسٹری، انٹرنیشنل ریلیشنز، تاریخ اسلام، ماس کمیونیکیشن، فارسی، پولیٹیکل سائنس، سائیکالوجی، سوشیالوجی، سپیشل ایجوکیشن

سائنس:۔ اپلی (Applie) کیمسٹری، کیمسٹری، باٹنی، بائیو کیمسٹری، کمپیوٹر، فوڈ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی، جینیٹکس جیوگرافی، مائیکرو بیالوجی، فزکس، سٹیٹکس اینڈ زوآلوجی۔

فارمیسی:۔ فارماسیوٹیکل کیمسٹری، فارماسیوٹکس

میڈیسن:۔ ایم ایس (سرجری) اینڈ ایم ڈی (میڈیسن)

قانون:۔ پی ایچ ڈی (صرف)

اہلیت: ایم ایس۔ ایم فل۔

کم از کم 16 سالہ تعلیم (ماسٹر ڈگری) چار سالہ بی ایس، بی فارمیسی، ڈی فارمیسی، ایم بی بی ایس، بی ڈی ایس، یا مساوی سیکنڈ ڈویژن کے ساتھ۔

اہلیت برائے ایم ایس (سرجری) ایم ڈی (میڈیسن)!

بیچلر آف میڈیسن، بیچلر آف سرجری، ایم بی بی ایس اینڈ بی ڈی ایس یا مساوی

اہلیت: پی ایچ ڈی، ایم ایس، ایم فل، ایل ایل ایم، فارم ڈی، یا مساوی

انٹرنس ٹیسٹ فارم درجہ ذیل ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

www.uok.edu.pk

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 22مارچ 2011ء ہے۔

فون نمبر: 021-99261300 EXT 2217

(نظارت تعلیم)

اعلان دار القضاء

(مکرم حامد نصیر صاحب ترکہ
مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب)

۞ مکرم حامد نصیر صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم چوہدری نصیر احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 9/10 دار النصر برقبہ 1 کنال منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ خالدہ مسرت صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم عامر نصیر چوہدری صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم حامد نصیر صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم شاہد نصیر صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ سعدیہ نصیر مرزا صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ رضوانہ نصیر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) کے اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلان دار القضاء

(مکرمہ راشدہ زرینہ صاحبہ ترکہ
مکرم محمد رفیق صاحب)

۞ مکرمہ راشدہ زرینہ صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم محمد رفیق صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 19/3 دار البرکات ربوہ برقبہ 10 مرلہ 7.5 مربع فٹ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ مکرم طاہر احمد رفیق صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ راشدہ زرینہ صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم طاہر احمد رفیق صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم عاطف احمد رفیق صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم احسن احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ مائزہ رفیق صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ فائزہ رفیق صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ ماہا سنبل صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) کے اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلان دار القضاء

(مکرم غلام مصطفیٰ صاحب ترکہ
مکرم نذیر احمد صاحب)

۞ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم نذیر احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 19/17 دار النصر برقبہ 1 کنال 92 مربع فٹ میں سے 1/2 حصہ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ فیروزاں بی بی صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم محمد یوسف صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ مشرف کوثر صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم تصور احمد صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) کے اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

پتہ درکار ہے

۞ مکرم زبیر احمد ورک صاحب ولد مکرم شاہد ورک صاحب نے مورخہ 6 مارچ 2005ء کو مکان نمبر 2 گلی نمبر 2 وارڈ نمبر 10 منظور کالونی ملتان سے وصیت کی تھی۔ ان کا شروع وصیت سے دفتر سے کوئی رابطہ نہ ہے یہ خود یا ان کے عزیز رشتہ دار اس اعلان کو پڑھیں تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مرکب افسنتین جگری
معدہ کی کمزوری کی وجہ سے سستی اور بخار کی کیفیت کے لئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

بقیہ صفحہ 1

اہلیت:

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2011ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔

2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

3۔ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

1۔ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 23 جولائی کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

2۔ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 24، 25 جولائی کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 21 جولائی کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کے لئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کرلیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔ نیز مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 27 جولائی 2011ء کو صبح 10 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تدریس کا آغاز مورخہ 5 ستمبر سے ہوگا حتمی داخلہ 31 دسمبر کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

مدرسۃ الحفظ۔ شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ فون: 047-6213322

(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

کانووکیشن

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کے کانووکیشن کا انعقاد مورخہ 2 اپریل 2011ء کو ہوگا۔ جس میں 2008ء، 2009ء اور 2010ء میں BA/B.Sc کا امتحان پاس کرنے والی طالبات کو ڈگریاں دی جائیں گی۔ ڈگری ہولڈرز کیلئے ریہرسل مورخہ یکم اپریل 2011ء کو ہو گی۔ ڈگری ہولڈرز اس سلسلہ میں کالج انتظامیہ سے رجسٹریشن کیلئے فوری رابطہ کریں۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

ایم ٹی اے کے پروگرام

25 مارچ 2011ء

5-00 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
6-00 am	تلاوت
6-15 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-50 am	لقاء مع العرب
7-50 am	تاریخی حقائق
8-25 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں
9-05 am	ترجمۃ القرآن کلاس
10-15 am	جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ 2004ء
11-05 am	تلاوت اور درس حدیث
11-25 am	تاریخی حقائق
12-00 pm	زندہ لوگ
12-25 pm	گلشن وقف نو
1-30 pm	سرائیکی سروس
2-25 pm	راہ ھدیٰ
3-55 pm	انڈونیشین سروس
4-55 pm	تلاوت
5-05 pm	زندہ لوگ
6-00 pm	خطبہ جمعہ Live
7-10 pm	درس حدیث
7-20 pm	بنگلہ سروس
8-25 pm	ریئل ٹاک
9-30 pm	ایم۔ ٹی۔ اے ورائٹی
9-50 pm	خطبہ جمعہ مورخہ 25 مارچ 2011ء

درخواست دعا

مکرم مظفر احمد درانی صاحب مربی سلسلہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ جان محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم بشیر احمد صاحب آف ڈیریانوالہ ضلع نارووال کے پتہ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ آپ کی کامل شفایابی اور ہر پیچیدگی سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سنہری موقع

35 کنال 3 مرلے رقبہ بمعہ فیکٹری کارخانہ برف واقع موضع احمد نگر (ربوہ) برائے فروخت ہے۔ رقبہ مین روڈ سرگودھا پر واقع ہے۔ رابطہ: 0333-6707975

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021-2724606
2724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر 021-2724606 2724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

ربوہ میں طلوع و غروب 19 مارچ

طلوع فجر	4:48
طلوع آفتاب	6:12
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	6:21

روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

ہر علاج ناکام ہو تو انشاء اللہ
ہولزنک ہومیوپیتھی سے شفا ممکن ہے۔ علاج کیلئے
بانی ہومیو ڈاکٹر سجاد
0334-6372030
047-6214226

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 75 ملحقہ بیت رحمٰن ناصر آباد غربی ربوہ برائے فروخت ہیں۔
رابطہ نمبر: 0345-8678433

مکان کرایہ کیلئے خالی
نصیر آباد، فیروز پور روڈ لاہور میں ڈبل سٹوری پانچ مرلہ گھر کرائے کیلئے خالی ہے خواہشمند حضرات رابطہ کریں۔
خالد صدیق: 0333-4820605

داخلہ او لیول کلاسز
O- Level کی درج ذیل کلاسز میں محدود نشستوں پر داخلہ کیلئے ٹیسٹ مورخہ 23 اور 24 مارچ کو سٹار اکیڈمی کالج روڈ ربوہ میں صبح 9 بجے تا 1 بجے ہوگا۔
1-Grade3 To Reception 2- Grade8 /op
نوٹ: Reception کلاس میں داخلہ کے وقت بچوں کی عمر 4 سے پانچ سال تک ہونی چاہئے۔
ایڈمنسٹریٹر ٹوئنکل سٹار و سٹار اکیڈمی ربوہ
6213786-6211800

FD-10